منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بتجمیل | گویاہی صفت و سیرت مہر محمدؐ

منشور محمدیؐ

۱۳۰۱م

از خامۂ جوہر بیرش زیب سخن

اعجاز نوشت بہر این سال جدید

زد گشت دلیل حق بہر انجمن

منشور محمدی ۱۳۰۱ ہست جدید حسن

نمبر ۲ | مطبوعہ ۱۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۱ ہجریؐ | جلد ۱۳

شاعر یگانہ مشہور زمانہ غواص بحر سخنوری رونق افزای معنی پروری جناب منشی احسان علی صاحب فصیح ملک ممتاز الاخبار۔

مثنوی

ہر شی کو ہی خاص خاصیت
ہی حمد خدا قلم کی ملت
پاتین اسمی جو دو زبانین
بیکار دہین نہ لوگ جانین
دونون دیتے ہین یہ گواہی
تحقیق ہے وحدت الہی
رکھتا ہی جو یہہ چاک سینہ
ہی عاشق شاہد مدینہ
یہہ وہ ہی کہ جسنے قبل آدم
آدم کیا بلکہ جملہ عالم
لکھا سر لوحۂ زبرجد
منشور رسالت محمدؐ
اللہ اللہ ای یہہ میسر
صدقے جاے فصیح تجھ پر
آغاز نے تجھ سے پایا انجام
انجام کو تونے بخشا اعلام
تو جب سے ہی جب سے تو نہین تھا
رب کے کوی رو برو نہین تھا
ای تجھ پہ درود اور مغفرت
تیرے اصحاب و آل سب پہ
ہی تیرے ہی فیض سے از آغاز
منشور محمدی یہہ ممتاز
پرچہ ہی اک حبیب تمثال
اب ختم ہوا ہی بارہوان سال
جوبن اسکے یہہ جوانی
ہی لذت عمر جاودانی
ہر عشرہ مین سال بہر تلک ایکبار

ہوتا ہی شروع اسکا فی الحال
اس چودہ صدی مین تیرہوان سال
عاشق کی بجا ہے ناشکیبی
ظاہر ہے اسکی دلفریبی
کلمہ پڑھتے ہین اسکا ہر آن
راہب قسیس اہل صلبان
اکا دکا ہی غیر دین کے ردپہ
نازان ہی بہت تری مدد پہ
ملحوظ سے ترے یہی ہی امید
رکھے گی عزیز اسکو جاوید
کہتا ہے سب سے یہہ پکارے
ای مومنو ای نبی کے پیارے
دیکھو میرے مہتمم کے قسمت
حق نے اسے دی ہی کیا سعادت
وہ مرد شریف و پاکدین ہے
اسلام کا دل سے جو معین ہے
مین بھی سے اسکے ہون گرامی
وہ میرے سبب ہوا ہے نامی
سنکر مری معذرت بیانی
لازم ہی تم کو قدردانی
ہی تم کو ضرور گر ہو دیندار
دل بیچ کے ہو مرے خریدار
قیمت مین بے بہا ہون لیکن
ملنا میرا مفت یون ہی ممکن
تم حق شیوع مہتمم کو
فوراً زر نقد پانچ بھیجو
زر پاکے بدل وہ مرد دانا
کرتا رہیگا مجھے روانہ
حاصل مرا ہوگا تم کو دیدار

بقیہ سال نو

اور اس منشور کی امداد حقیقت مین امداد خدا و رسول ہے انفاق فی سبیل اللہ کرنے والون کے شان مین اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ ثم لا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذی لہم اجرہم عند ربہم ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون **ترجمہ** جو لوگ خرچ کرتے ہین اپنے مال اللہ کے راہ مین پھر پیچھے خرچ کر کر نہ احسان رکھتے ہین نہ ستاتے ہین انہی کو ہے ثواب اسکا اپنے رب کے ہان اور نہ ڈر ہے ان پر اور نہ غم کھاوینگے اور ایک دوسرے مقام پر فرماتا ہے مثل الذین ینفقون اموالہم ابتغاء مرضات اللہ وتثبیتا من انفسہم کمثل جنۃ بربوۃ اصابہا وابل فآتت اکلہا ضعفین **ترجمہ** مثال انکی جو خرچ کرتے ہین مال اپنے اللہ کی خوشی چاہ کر اور اپنا دل ثابت کر کر جیسے ایک باغ ہے بلندی پر اسپر پڑا مینہہ تو لایا اپنے پھل دونے انتہی۔

ای ناظرین منشور محمدی بعد سننے ان بشارات الٰہی تعالی شانہ کے منشور محمدی کے اشاعت و ترقی مین کوشش بلیغ وسعی سویغ فرمائے۔ عالی ہمتی اور بلند حوصلگی کے جوہر دکھلائے۔ دیکھو یہ شہسوار یکہ تاز میدان رزم دین اہل تثلیث سے تنہا مقابلہ کر رہا ہے۔ خیرہ سرون کے منہہ کو خاک خفت سے بھر رہا ہے۔ اسکی امداد زر و مال و تحریر مضامین حقیقت اشتمال سے واجب ہے۔ خدا تعالی ہر ایک مسلمان کو توفیق اعانت دین عطا فرمائے آمین۔

خداوندا جب تک ان طبقات آسمان و زمین کو قیام اور آفتاب و ماہتاب مین نورانیت اور باقی سب مخلوق کو ثبات ہے اس منشور محمدی کا بول بالا کر اور اسکو آناً فاناً ترقی عنایت فرما اور اسکے سب معاونین کو خواہ انکی اعانت مالی ہو یا لسانی یا قلمی دیرگاہ سب آفات سے محفوظ رکھ اور ثمرات دارین سے بہرہ ور فرما اور شوق اعانت منشور محمدی کو انکے قلوب مین ایسا بڑھا کہ وے کسی امر کو اس سے بہتر نہ سمجھین اور ہمیشہ ہمیشہ اس اخبار کی اعانت و مدد کو اپنا فرض تصور کر کے اسکی اعانت و امداد فرماتے رہین۔

وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا ونبینا وحبیبنا وشفیعنا ووسیلتنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً۔

حررہ المسکین المفتقر الی اللہ الغنی العلی ابن عبدہ
وابن امتہ **السید محمد فخر الدین** النقوی الفخری
غفر اللہ لہ بلطفہ الخفی والجلی۔

رام چندر کے بھائی کے تحریر کا جواب

اخبار نور افشان لودیانہ کے پرچہ مطبوعہ ۱۶ نومبر سنہ ۸۲ء مین ایک صاحب رام چند کا بھائی نامی نے میرے مضمون مندرجہ اخبار منشور محمدی نمبری ۴۳ جلد ۱۱ کا جواب معنون بہ عنوان دخل در معقولات دیا ہے صاحب مضمون نے مضمون مذکور مین جو کچھ لکھا ہے وہ اصل مین پورانے عیسائیون الخصوص اپنے بڑے بھائی رام چندر کے کتابون کا خلاصہ یا اقتباس ہے۔ افسوس یہہ مضمون مجھکو پہلے نہ ملا ورنہ اسی وقت جواب دیدیا جاتا اب ایک دوست نے دکھایا تو مجھپر لازم ہوگیا کہ رام چند کے بھائی کے خدمت مین مضمون مذکور کے بابت کچھ عرض کیا جاوے وہو ہذا

قولہ اول تو بحث میان الہ دیا صاحب سے تھی نہ کہ ان آپکا پورا نہ یار سے الخ۔

اقول عقل چہ نیک بحث است کہ پیش عیسائیان بیاید کیون حضرت میان الہ دیا صاحب اور محمد حنیف صاحب کوئی پرایویٹ گفتگو اور بحث کر رہے تھے کہ کسی اور مسلمان کا دخل دینا دخل در معقولات قرار دیا جاوے حضرت یہہ تو مذہبی بحث ہے جس مین ہر ایک اہل اسلام اور عیسائی کو دخل دینے کا اختیار حاصل ہے اسواسطے کہ مذہبی ابحاث اونکی مشترکہ ابحاث ہین البتہ اگر کسی خانگی معاملہ کی بابت بحث ہوتی تو پھر ضرور میرا دخل دینا دخل در معقولات شمار کیا جاسکتا تھا جبکہ اس بحث مین مجھکو بھی بلحاظ شراکت مذہبیہ ایک خاص حق حاصل ہے تو پھر میرے دخل دینے کو کیون دخل در معقولات خیال کیا جاوے اور اگر آپ اس میرے دخل کو دخل در معقولات خیال کرتے ہین تو پھر اون عیسائیون کو بھی ساتھہ ہی شامل کیجیے جنہون نے اہل اسلام کے مقابلہ مین دوسرے عیسائی کے طرف سے اعتراضات کے جواب الجواب دیے ہین۔ یہہ بات ثابت ہوئی کہ میرا دخل دینا دخل در معقولات نہین مگر اسمین کیا شک ہے کہ آپکا مجھکو دخل در معقولات کا مرجع قرار دینا آپ کے لیاقت کی وزن کرنے کیواسطے ایک عمدہ حجت ہے۔

قولہ مدت سے عیسائیون اور محمدیون مین بحث ہو رہی ہے اور محمدی دعوی کرتے ہین کہ یہہ مقدس کتاب جو آجکل ہمارے پاس ہے اصل کتاب نہین ہے لاکن ابتک اون کیجانب سے کوئی دلیل ایسی نہین دی گئی جو اون کا دعوی بخوبی ثابت کر دیتے۔

اقول ہم نے انجیل اور توریت کو بقول حضرات عیسائیون کے ہی محرف اور مبتدل اور پر از اغلاط اور اسقام ثابت کر دیا ہے اور یہی ہمارا فرض تھا اب عیسائیون پر فرض اور لازم ہے کہ وہ ہمارے روبرو کوئی ایسی انجیل اور بائبل پیش کرین کہ جو ان اغلاط اور اسقام سے مبرا ہو جب تک عیسائی ایسے انجیل اور توریت کو جو غیر محرف اور اسقام سے پاک ہو نہ پیش کرین تب تک اونکو یہہ بات کہنا کہ مسلمانون نے اپنا دعوی ثابت نہین کیا شرم کو بٹہ لگانا ہے - ایکٹ شہادت نمبر ۱۰۱ مین لکھا ہے کہ بار ثبوت اوس فریق پر ہوتا ہے کہ جو کسی امر کا وقوع ثابت کرانا چاہے ہم نے اس امر کا وقوع ثابت کرانا تھا کہ انجیل اور توریت مین اغلاط اور تحریف موجود ہے سو اوسکو ہم نے بوجہ احسن ثابت کر دیا ہے اب اسکی تردید فریق ثانی پر ہے خواہ اصل کتاب پیش کرین اور خواہ کسی اور وجہ سے ہمارے اعتراضات اور مواقع محرفہ کو اوٹھا دین پھر ایکٹ مذکور مین لکھا ہے کہ اگر ایک شخص کسی شخص کا زندہ ہونا بیان کرین تو اوسکا مرجانا ثابت کرنا اس فریق کے ذمہ ہوگا جو اوس کا فوت ہو جانا بیان کرتا ہے ہم نے اسکے مطابق بائبل کا محرف ہونا ثابت کر دیا ہے اب اوسکا نہ محرف ہونا ثابت کرنا عیسائیون کے ذمہ ہے اگر رام چندر کے بھائی صاحب اس بحث کا ذمہ لیتے ہین تو بسم اللہ ہین گو ہمین میدان ثابت کیجیے۔ صاحب مضمون کا یہہ کہنا کہ رام چندر اور صفدر علی صاحب نے بائبل کو غیر محرف ثابت کر دیا ہے ایک خام

خیال ہے اونکو لازم ہے کہ مہربانی فرماکر تکمیل الادیان جواب نیاز نامہ اور تعریف القرآن جواب تحریف القرآن - اور اثبات الحق کو ملاحظہ فرماوین تسلی ہو جاویگی اسقدر تکلیف شاید آپ گوارا نہ فرماوین منشا یہہ ہے کہ آپ ہی اس نادر بحث کو شروع کرین - حق و باطل کھل جاویگا -

قولہ اگر قرآن مروجہ حال مین لفظ توریت وانجیل سے وہ توریت اور انجیل مراد نہین ہے جو یہودیون اور عیسائیون کے پاس اس زمانہ مین موجود تھے تو پھر اونکو اہل کتاب اور اہل ذکر کیون لکھا ہے -

اقول داناؤن نے سچ کہا ہے سمجھہ اور لیاقت ایک عمدہ اور مفید شئی ہی رام چند کے بھائی کی کچھہ اختیار نہین اونکی لیاقت اور استعداد کا قصور ہے کہ وہ لفظ اہل کتاب اور اہل ذکر سے اپنی مدعا کا اثبات اور استدلال کرتے ہین قبل اسکے کہ ہم رام چند کے بھائی کے آیات محولہ کے جواب کے طرف متوجہ ہون - چند ضروری تبصرہ ناظرین اخبار کی خدمت مین پیش کرنا چاہتے ہین تاکہ صاحب مضمون کی بے سمجھی اور کج فہمی عمدہ طرح پر ثابت ہو جاوے -

تبصرہ

واضح ہو کہ مسلمان بائبل کو بلحاظ نزول علی الانبیاء کے خدا کا کلام مانتے اور تسلیم کرتے ہین چنانچہ قرآن اسپر شاہد اور گواہ ہی مگر قرآن اہل اسلام کو ایک وضاحت کے ساتھ سکھاتا ہی کہ خدا کی طرف سے توریت اور انجیل اور دیگر صحف مکرمہ حضرت موسیٰ وعیسیٰ علی نبینا وعلیہما السلام اور دیگر مرسلین اور انبیا پر نازل ہوئین اور نصاریٰ اور اہل یہود نے اون کتب وصحف الہیہ مین از راہ شرارت وبغاوت تغیر و تبدل کرکے اور بھی نقشہ بنالیا بائبل مین بری باتین اور نعوذ باللہ مسیح خدا کے ایک عاجز بندے اور یوسف کے بیٹے کے خدا کے بیٹے ہونے اور کفارہ کا مسئلہ نہ تھا یہہ پیچھے سے شرارتاً لکھدیا گیا ہے انجیل مین صرف یہہ تعلیم تھی کہ خدا کا رسول اور اوسکا ایک عاجز بندہ یوسف کا بیٹا ہے نہ کفارہ کا مذکور تھا اور نہ تثلیث کا ذکر سیدہے سادے طور پر لوگون کو خدا کے وحدت کا پاک راستہ دکھلایا گیا تھا ان ضروری اور حقہ مسایل کو افلاطون کے شاگردون اور پولوس کے چیلون نے بدل کر کفریات داخل کردئی چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہے یا اہل الکتاب لاتغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی اللہ الا الحق انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ القاہا الی مریم وروح منہ فامنوا باللہ ورسولہ ولا تقولوا ثلاثۃ انتہوا خیرا لکم انما اللہ الٰہ واحد سبحانہ ان یکون لہ ولد - مت مبالغہ کرو اپنی دین کے بات مین اور مت بولو اللہ کے حق مین مگر سچی بات مسیح جو ہے مریم کا بیٹا رسول ہے اللہ کا اور اوسکا حکم خلقت یا قدرت جو ڈال دیگی مریم کے طرف (یعنے حکم کن فیکون) سو مانون اللہ اور اوسکے رسولون کو اور مت تثلیث پرستی کرو یہہ بات چھوڑدو تاکہ تم نجات پاؤ اللہ ایک معبود ہے علیٰ ہذا القیاس اور آیتون مین خداوند کریم نے کفریات مندرجہ اناجیل کو بیان کر دیا ہے بائبل مین جسقدر بناو

مسایل اور احکام مندرج ہوگئے تھے اون سب کو خداوند تعالیٰ نے قرآن مین بالتفصیل یا بالاجمال حسب موقع بیان کردیا ہے باقی رہین اور باتین اور مسایل جو اعتقاد سے چندان متعلق اور مربوط نہین نہین بلکہ اون کا ضمیمہ تھین اونکی نسبت قرآن مجید نے کوئی ذکر نہین کیا اس واسطے اہل اسلام بائبل کو تمام مسائل اور امور مین محرف اور مبدل نہین تسلیم کرتی اونہین امور کے بابت محرف اور مبدل سمجھتے ہین کہ جنکی بابت قرآن اونکو محرف ثابت کرتا ہے - مثلاً انجیل مین لکھا ہے کہ ابدی حیات خدا کو ایک جاننا ہے - یا یہہ کہ مسیح انسان کا بیٹا تھا ان مسایل کو قرآن محرف نہین بتلاتا کیونکہ قرآن خود ان مسائل کی تاکید کرتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد - انجیل مین لکھا ہے کہ مسیح سولی دیا گیا قرآن کہتا ہے کہ یہہ بات ٹھیک نہین عیسائی کہتے ہین کہ انسان مین آدم کا گناہ چلا آتا ہے اور اسکی نجات کفارہ پر موقوف ہے لاکن قرآن اسکو مردود مسئلہ ٹھہرا کر یون ارشاد فرماتا ہے - لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم - ہم نے انسان کو خوب تر اور پاک پیدا کیا - پھر فرماتا ہے فالہمہا فجورہا وتقوٰہا قد افلح من زکہا وقد خاب من دسہا - انسان کو برے باتون سے بچ چلنے کی سمجھہ دی وہ شخص نجات پائیگا کہ جو اچھے عمل کرتا ہے اور نامراد رہیگا وہ شخص جسنے برے کام کئے یہود اور نصاری کا قول ہے کہ آنحضرت کے بائبل مین کوئی بشارت نہین لاکن قرآن اسکو ان الفاظ سے ثابت کرتا ہے یاتی من بعدی اسمہ احمد علی ہذا القیاس اور محرفہ اور مبدلہ مسایل کے بابت قرآن اور احادیث نبویہ صحیحہ مین تفصیلاً یا اجمالاً بیان کردیا گیا ہے حاصل کلام اس ساری عبارت کا یہہ ہے کہ بائبل مین اب بھی چند اس قسم کے باتین اور احکام موجود ہین کہ جو محرف اور مبدل نہین ہین اور وہ شاید اس واسطے تحریف اور تبدیل سے مامون اور مصئون رہین کہ اونکی تحریف اور تبدیل سے محرفین اور مبدلین کا کوئی بھاری مطلب نہ حاصل ہوسکتا تھا - کیونکہ وہ ایک عام باتین تھین پولوسی مذہب والون کو کوئی ضرورت نہ تھی کہ اونکو اور مسائل کے طرح تحریف اور تبدیل کرین -

ہم بائبل کو صرف چند ہی باتون مین مبدل اور محرف نہین قرار دیتے بلکہ بہت سے امور اور مسائل مین یہانتک کہ اوسمین سطرون کے سطرون اور رسالون کے رسالے جعلی اور وضعی شامل کئے گئے ہین اگر اسکا ثبوت رام چند صاحب کے بھائی ہم سے طلب کرینگے تو ہم خوشی سے پیش کرسکتے ہین اور جو مسایل اور احکام تحریف سے اچھے محفوظ ہین وہ محصور اور محدود ہین شاید اونکی تعداد بہت ہی تھوڑی ہوگی - باقی آیندہ -

یورپین تہذیب کا ایک اور نمونہ

کلکتہ مین فی الحال جو مقدمہ مس ہیگٹ کے متعلق عدالت العالیہ ہائی کورٹ مین جسٹس مسٹر نارس نے فیصلہ کیا ہے اوسکی عجیب وغریب حالات نے سچ تو یہہ ہے کہ انگریزون کی تہذیب کا خوب ہی خاکا اوڑایا - ہم مدت سے اس مقدمہ کے فیصلہ کا انتظار کر رہے تھے کہ دیکھئے اخیر کیا گل کھلے - چونکہ اب یہہ مقدمہ فیصل ہوگیا

اور متعلقین مقدمہ کے اظہارات ہائی کورٹ مین قلمبند ہو چکی لہذا ہم کو اس معاملہ مین رائے دینے کا موقع حاصل ہوا، مگر ہم چاہتے ہین کہ قبل از اظہار رائے تھوڑی سی کیفیت مقدمہ کی بھی بیان کرین تاکہ ناظرین کو پورہ لطف حاصل ہو واضح ہو کہ کلکتہ مین یون تو بہت سے مشنون کی طرف سے پادری رہتے ہین مگر جنرل اسمبلی ایسوسی ایشن چرچ اسکاٹ لینڈ کے متعلق ہے اور یہان اسی چرچ کے پادری رہتے ہین ایسوسی ایشن مذکورہ کی طرف سے جنرل اسمبلی مین عورتون کا ایک اسکول ہے جسکی معلمہ مس پگیٹ صاحبہ ایک یورپین لیڈی ہین چونکہ تخمیناً ۲۸ برس سے مس صاحبہ اس مدرسہ کی استاد ہین لہذا تمام شہر کلکتہ ان سے واقف ہے اور جسقدر معزز بنگالی اور تعلیم یافتہ اشخاص ہین سب انسے محبت رکھتے ہین علی الخصوص برہمو سماج کے ممبرون سے تو مس موصوفہ کمال درجہ کی الفت رکھتی ہین اور ہر ایک ادنی و اعلی بابو کے گھر مین انکی آمد و رفت ہے اب سنئے کہ اسی مشن مین جسکے متعلق مس پگیٹ کا مدرسہ ہے پادری ہیسٹی صاحب بھی ایک سفید چہرہ والے بزرگوار ہین یہہ وہی ہیسٹی صاحب ہین جنہون نے کچھ عرصہ گذرا اپنی وعظ اور اخبار و تصنیفات مین لکھدیا تھا کہ جو عورت عیسائی نہین وہ طوایف کی برابر ہے اور جو مرد مسیحی نہین (خواہ کسی مذہب کا ہو) وہ اپنے بیاہتا عورت سے بھی محبت کرنیکی حالت مین رنڈی باز اور ناکارہ ہے-

پادری صاحب موصوف کی اس انوکھی خوے نے ہندو مسلمانون کے شعلۂ غیرت کو بھڑکا ہی دیا تھا بلکہ نوبت بعدالت رسیدہ ہو مگر پادری صاحب یہہ کہکر مد کہ مینے جو کچھ کہا ہے اپنے طرف سے نہین بلکہ بیبل (انجیل و توریت و صحایف انبیا) کا مقولہ ہے ،، بہکتے تھے-

المختصر فی الحال جب پادری ہیسٹی صاحب مشن مذکورہ کے مشنری ذی اختیار ہوئی تو انھون نے چاہا کہ مس پگیٹ صاحبہ بھی دوسرے عیسائیون کی مانند ہمیشہ مطیع و فرمانبردار رہین مگر مس مذکورہ اپنی ۲۸ سالہ خدمت اور کارگذاری پر نازان ہین اونھون نے اپنے حرکات و اقوال سے ثابت کر دیا کہ وہ ہیسٹی صاحب کے ماتحت اور غلام نہین ہین - تب تو پادری صاحب آگ بگولہ ہو گئے اور مس صاحبہ کو الگ کرنیکی ٹھہرائی اول تو گمنام خطوط مشن بورڈ کے نام انگلستان مین یہان سے بھیجی گئی جنمین لکھا تھا کہ مس پگیٹ کا چلن نہایت خراب ہے اور وہ بابو کالی چرن پادری سے آشنائی رکھتے ہین اور بہت سے ہندوستانی بابوان سے ناجایز ملاقات رکھتے ہین (واہ سبحان اللہ کیا تہذیب ہے) دوسری یہ اسکول کی لڑکیون کو مارتے اور گالیان دیتے ہین-

گمنام ہونیکے باعث ولایت کے افسرون نے تو کچھ تحقیقات ان تحریرون کی نسبت نہین کی ردی مین پھاڑکر پھینک دی گئین- مگر پادری ہیسٹی صاحب بھلا کب باز رہنے والے تھے اونھون نے تو زیادہ ہی الزامات مس موصوفہ پر لگاکر اپنے طور پر تحقیقات شروع کر دی اور ادہر ادہر کے ٹکڑ گدہ مسیحی مستورات اور خوشامدی عیسائیون کی گواہیان دلادین جن سے مس موصوفہ کا دامن عصمت ناپاکی سے آلودہ ثابت ہوا اور بابو کالی چرن صاحب کے علاوہ پادری ولسن صاحب کے ساتھ بھی

مس مذکورہ کی دوستی ثابت کی گئی - پادری ہیسٹی صاحب اسسٹنٹ پادری فنش صاحب بھی ایک مقدس یوروپین ہین اور انکے اور پادری ولسن کی دلی عداوت ہے لہذا فنش صاحب کی شہادت سے پادری امس مذکورہ کی یاری ثابت ہوئی - الغرض یہہ ساری تحقیقات پادری ہیسٹی صاحب نے مرتب کرکے ولایت کو بھیجدی - پادری ہیسٹی صاحب چونکہ مشن کے اعلی افسر اور لایق وفایق - (ظاہر ہین) ہین اسلئی مشن بورڈ نے ولایت مین انکی تحقیقات پر ایمان لاکر مس پگیٹ کے نام مستعفی ہوجانے کا حکم لکھدیا مس صاحبہ نے اپنی دوستون سے صلاح لی کہ کیا کرین سبنے بالاتفاق یہی صلاح دی کہ الزام لگانے والون پر ۲۰ ہزار روپیہ کا دعوی کیا جاے - چنانچہ فورا مس صاحبہ نے نالش جرے دی اور عدالت العالیہ ہائی کورٹ بنگالہ کے اجلاس مین مقدمہ پیش ہوا عدالت نے اس لیے کہ طرفین یوروپین ہین دونون ہین بھی پادری ۳ ماہ کی مہلت دی کہ باہم تصفیہ کرلین مگر تصفیہ نہ ہوا - ناچار مقدمہ کی تحقیقات شروع ہوی عدالت کے سامنے طرفین کے ایماندار اور روح القدس یافتہ مہذب کرسچنون نے جوجو بیانات اظہارون مین لکھوائی وہ ایسی ہین کہ ہم اپنے مہذب پرچہ مین نہین لکھ سکتے (استغفر اللہ یوروپین پادری اور یہ کرتوت) پادری کالی چرن صاحب کی لڑکی مس صاحبہ ہی کے اسکول مین پڑہتے ہین اسلئے پادری موصوف کی آمدورفت برابر مس صاحبہ کے گھر مین ہے - علاوہ انکے پادری ولسن بھی ہمیشہ آتے جاتے ہین لہذا زیادہ تر گواہون نے ان دونون ہی سے مس صاحبہ کا ناجایز تعلق بیان کیا پادری فنش صاحب نے اپنی دلی دشمن پادری ولسن کے نسبت ایکروز کا یون ذکر کیا کہ مین اور پادری ولسن - اور پادری کالی چرن کمرجی - مس پگیت چارون مس صاحبہ کے گھر مین ایک میز چوکور کے گرد بیٹھے تھے پادری ولسن نے ہماری نگہ بچاکر کپڑون (سایہ) کے اندر ہی اندر مس صاحبہ کے ران پر ہاتھ مار کر چٹکی لی اور پھر یہ دونون وہان سے ہم لوگون کو تنہا چھوڑکر سوتیکے کمرہ مین چلی گئی اور ایک گھنٹہ بعد آئی (معاذ اللہ منہا) قصہ کوتاہ عدالت کی لڑائی مین مس پگیت ناجایز آشنائی کا الزام ثابت ہوگیا اسلئے اونکا دعوی خارج کیا - مگر دوسرا الزام یعنے لڑکیون کو مارنا اور گالی دینا ثابت نہین ہوا اس لئے ۲۰ ہزار کے دعوے مین سے پادری ہیسٹی صاحب پر مس صاحبہ کو ایک آنہ کی ڈگری عدالت نے دلوائی (ماشاء اللہ ڈگری ہو تو اتنی ہو) اب مس صاحبہ تو اپیل ہرجہ دلاپانیکا کرینگے اور پادری ہیسٹی اس ایک آنہ کی ڈگری کے لئے اپیل کرنے والے ہین اور پادری کالی چرن پادری ہیسٹی پر ہتک عزت کا دعوے کرنے والے ہین فنش صاحب نے اخبار اسٹیٹسمن پر جسنے ساری قلعی انکی تہذیب کی کہولدی تھی نالش جرے دی - وہی پادری ولسن صاحب سو وہ سوچ رہے ہین کہ کدہر گرین -

اخبار اسٹیٹسمن بلکہ پاینیر تک نے مسٹر جسٹس نارس - (یہ وہی نارس ہین جنہون نے سالگرام کی مورت عدالت مین منگوایا تھا اور جنکی مہربانی سے بابو سریندر ناتھ ایڈیٹر اخبار بنگالی نے پہلے دونون قید بھگتی) صاحب کے انوکھی فیصلہ پر بھی جو مقدمہ مذکور کی بابت لکھا ہے

نکتہ چینی کی ہے جو نہایت صحیح ہے کیونکہ خود میلیٹر ہالیس صاحب نے اس مقدمہ کو پیچیدہ لکہا ہے اور فرمایا ہے کہ جیوری کی اجلاس مین اجلاس کامل کا تحقیقات ہوکر اس مقدمہ کا فیصلہ ہونا تو بہتر تہا - ظاہرہ غلطی تو یہہ ہے کہ جسٹس صاحب موصوف نے ولایت روانہ ہونیکی جلدی مین اسکا فیصلہ لکہا اور جیسی چاہیئے ویسی تحقیقات نہین ہوی - خیر اس سے تو ہمین کچہہ سروکار نہین حکام اپیل کے روبرو ساری غلطیان کہل جائینگی لیکن یورپین تہذیب کے مریدون سے البتہ گذارش ہے کہ براہ مہربانی ذرا اس مقدمہ کے متعلقین کے تہذیب پر تنیکری کی عینک لگا کر غور کرین لطف یہہ کہ طرفین نہ صرف یورپین ہین بلکہ یورپین بہی پادری ہین جنپر ہردم روح القدس آسمان سے نازل ہوتا رہتا ہے - اب ہم پوچھتے ہین کہ یہہ حرکتین جو اس مقدمہ سے ظاہر ہوئین روح القدس یافتہ لوگ کرتے ہین یا روح النجس - (شیطان) ہر ایک دانشمند بہی کہیگا کہ یہ افعال شیطان بندون کے ہین نہ کہ رحمانی بندون کے جیسا کہ خاص انجیل ہی مین لکہا ہے کہ راست باز اور ایماندار گناہون اور بدکاریون کو پاس نہین پہٹکنے دیتے کارروائی مقدمہ سے ظاہر ہے کہ اس مین ایک فریق ضرور جہوٹا ہے - اور اسی مقدمہ پر کیا منحصر ہے سبہی مین ایک فریق مدعی خواہ مدعا علیہ جہوٹا ہوا کرتا ہے - اور مقدمہ مذکور مین لطف یہہ کہ دونون طرف پادری ہین جنکو بہت بڑا دعوی غیر قومون کے آگے سچائی کا ہے مگر اس مقدمہ نے صاف ظاہر کردیا کہ وہ دعوی زبانی ہے جمع خرچ ہی اور سب دونون طرف کے پادریون مین سے ایک طرف کے پادری ضرور دروغ گو اور مکار ہین - اگر الزام درحقیقت سچی ہین تو تعجب ہے کہ اسقدر اشخاص حرامکار ہونے پر بہی پادری بنے رہے اور تہذیب لسانی بلکہ جبلی اور تدین ایمان ہاے کو بالاے طاق رکہکر شہوت کے میدان مین اناپ شناپ ٹٹو دوڑاتے رہے اور جو الزام غلط ہین تو سراسر پادری صاحبان نے حضرت مسیح کے اوس قول کو جو انجیل متی کے پانچوین باب مین ہے کہ "الزام مت لگا تاکہ تمپر الزام نہ لگایا جاوے" ڈکار لیا اور یورپین تہذیب کا تماشا ہندوستانیون کو دکہلایا ہمتو بخدا اس مہذب مقدمہ کو دیکہکر مسٹر ہاگ صاحب ڈائرکٹر جنرل ڈاکخانجات ہند (جنہون نے چہہ برس گذرے اپنی جورو پر مسٹر کارڈیری صاحب سابق کمشنر پنجاب وحال رزیڈنٹ حیدرآباد دکن سے آشنائی کرنیکا الزام لگاکر تہذیب کا تماشا دکہلایا تہا) اور دوسرے دوسرے صاحبان یورپ کے مقدمات کو بہول گئے مگر دیکہیے کہ ہندوستان کی وہ نئی تہذیب جو یورپین مذہب کے مرید ہین اس تماشے کے کیا معنے لگائین -

راجپوتانہ گزٹ اجمیر -

مباحثۂ اتفاقیہ

یا اہل الکتاب ہل من مناظر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله وکفی بالله شهیدا - الحمد للہ رب العالمین رب زدنی علما - برادران اہل اسلام

پروا ضح ہو کہ حافظ فضل الدین صاحب واعظ لاہور اور بابو داس صاحب ہیڈ ماسٹر امریکن اسکول لاہور مین ایک روز یہہ امر قرار پایا کہ دین حق کی تحقیق کیواسطے عیسائی اور محمدی دین کی تحقیق کیجیے حافظ صاحب نے ۵ تاریخ ماہ جولائی ۱۸۸۴ع بدھ کے روز بہت سے لوگون کو خبر دی کہ آج عیسائیون سے مناظرہ اور مباحثہ ہوگا جسکو منظور ہو قریب سات بجے شام کے میرے مکان پر محلہ ککے زئی مین آوے - مولوی سید احمد علی صاحب کو بھی یہہ خبر ہوئی تو مولوی صاحب بھی گفتگو سننے کے لئے مقرری وقت مکان مذکور پر پہنچے دیکھا تو اوسجا جناب بابو داس صاحب اور پادری پورن چند اور اور چند عیسائی اور ہندو مسلمان قریب پچاس ساٹھ کے وہان جمع تھے مولوی صاحب بھی اوس جلسہ مین جا کر بیٹھے اور بابو داس صاحب نے اپنے طرف سے پادری پورن چند صاحب کو گفتگو کے لئے مقرر کیا اسلئے کہ بابو صاحب اچھی طرح سے اردو مین کلام نہین کر سکتے تھے اوسوقت حافظ فضل الدین صاحب نے اپنی طرف سے مولوی صاحب کو مقرر کیا اسلیے کہ مولوی صاحب مناظر اہل کتاب مین عیسائیون کے کید و مکر سے خوب آگاہ ہین - پس جب گفتگو کے لیئے دونون طرف سے لوگ مقرر ہو گئے تو مولوی صاحب نے شرائط مناظرہ پیش کین وہ یہہ ہین **اولاً** یہہ کہ طرفین سے گفتگو کے لئے جو لوگ مقرر ہو چکے ہین اونکے سوا کوئی اور نہ بولنے پایگا **دوم** پیشوایان دین کی نسبت کوئی لفظ گستاخانہ اور کوئی کلمہ بے ادبانہ جانبین سے زبان پر نہ آنے پائے - جو کچھہ اعتراضات طرفین سے بیان ہون وہ مہذبانہ طریق سے بیان ہون - **سوم** جس مسئلہ مین گفتگو شروع ہو جبتک کہ وہ فیصلہ نہ پا جائے دوسرا مسئلہ شروع نہو - **چہارم** گفتگو بطور سوال و جواب کے ہو نہ بطور لکچر کے اور تقریر مین طوالت نہو جہان تک ہوسکے اختصار ہو - **پنجم** سب ہی باتین آج فیصلہ نہ پائینگے پس اس گفتگو کے لیے کئی جلسہ ہون تا کہ کل مسایل مختلف مین فیصلہ ہو **ششم** یہہ جلسہ مناظرہ اور مباحثہ کے لئے مقرر ہوا ہے پس اسمین نیک نیتی سے بنظر تحقیق گفتگو ہو اور کسی طرح سے مجادلانہ یا خصومت کے طور پر گفتگو نہو پادری صاحب و بابو صاحب نے یہہ شرطین منظور کین پھر مولوی صاحب نے مسائل مختلفہ کو بیان فرمایا -

اولاً مسئلہ مختلف فی تثلیث ہے - دوم الوہیت مسیح سوم فدیہ کفارہ عیسیٰ چہارم نسخ توریت انجیل وغیرہ پنجم تحریف والحاق کتب بیبل ششم ثبوت نبوت آنحضرت ہفتم حقیقت قرآن شریف - پس ان سات مسئلون مین محمدیون اور عیسائیون مین اختلاف ہے اولاً ۵ مسئلون مین یعنے تثلیث اور الوہیت مسیح اور فدیہ کفارہ عیسیٰ اور نسخ و تحریف مین مسلمان معترض ہین اور عیسائی مجیب اور آخر کے دو مسئلے یعنے ثبوت اثبات نبوت محمد صلعم . اور حقیقت قرآن شریف مین عیسائی معترض ہوسکتے ہین اور مسلمان مجیب پادری صاحب نے و بابو صاحب نے ان باتون کو بھی تسلیم کیا پھر مولوی صاحب نے فرمایا وقت اعتراض پیش ہو جنکے مجیب کو اختیار ہے کہ معترض کو جو چاہے جواب تحقیقی د

اور چاہے الزامی اور چاہے دونون طرحسے جواب دے الغرض جیسا موقعہ پائے ویسا جواب دے- بابو صاحب اور پادری صاحب نے یہہ امر بھی بلاتکرار منظور کیا اور فرمایا کہ گفتگو شروع ہو- مولوی صاحب نے فرمایا اولاً ہمین اور آپکو بلکہ ہر ایک بشر کو یہہ امر فرض واجب ہے کہ خداوند تعالیٰ کی ذات وصفات کا علم حاصل کرین بعدہٗ نبی صادق کی شناخت بھی ضرور ہے سو پہلے خداوند تعالی کی ذات وصفات حمیدہ دریافت ہونی چاہئے- پر پادری صاحبان اس مسئلہ مین جو کچھہ سند پیش کرتے ہین وہ کُتب بیبل سے اور وہ تمام ہمارے مسلمات سے نہین تو بہتر یہہ ہے کہ پہلے کتب بیبل کی تحقیقات کیجائے کہ یہہ کتابین کلام الہیٰ اور محفوظ عن التحریف و تبدیل ہین یا نہین- پس اگر یہہ کتابین کلام الہیٰ ثابت ہو جائین اور پھر تحریف وتبدیل سے بھی مبرّا اور منزہ پائی جائین تو اس صورت مین جو کچھہ ان کتابون مین لکھا ہے وہ سب صحیح اور درست ہے ورنہ جو کچھہ اونمین ہے بلا تحقیقات کے قابل تسلیم نہین- پادری صاحب اور بابو صاحب نے بلا تکرار اسے بھی تسلیم کیا- اب مولوی صاحب نے سوال کیا کہ کتب بیبل کے کلام الہی ہونے کی کیا دلیل ہے

پادری صاحب

نے جواب دیا کہ کتب بیبل کے کلام الہیٰ ہونے کے دو نشان ہین ایک یہہ کہ اوسمین خداوند تعالیٰ کی ذات وصفات حمیدہ کا ثبوت عمدہ طور سے ہے اور کوئی امر اوسمین ایسا نہین کہ جو خدا کی ذات وصفات کی نسبت نقصان ظاہر کرتا ہو اور اوسکی کسی صفت کو توڑتا ہو دوسری نشانی یہہ ہے کہ آدمی کے دل کا منشا جو کچھہ کہ ہے وہ بیبل سے پورا ہوتا ہے مولوی صاحب نے فرمایا کہ پیشین گوئیان بھی تو ایک نشان ہے پادری صاحب نے فرمایا کہ ہان یون تو بہت نشان ہین پر ہم ان دو ہی نشانون پر حصر کرتے ہین- مولوی صاحب نے فرمایا کہ آپکی کتب بیبل مین سے کتاب پیدائش کے ۶ باب کی ۵ و ۶ آیت مین لکھا ہے کہ خداوند نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑہ گئی اور اوسکے دل کے تصور اور خیال روز بروز صرف بد ہی ہوتے ہین تب خداوند زمین پر انسان کے پیدا کرنے سے پچھتایا اور نہایت دلگیر ہوا- پس ایسے ایسے ۱۴ مقام ہین جہان پچھتانیکا لفظ خداوند کی نسبت بولا گیا ہے اسمین کہین نبی کا قول ہے کہ خداوند تعالیٰ پچھتایا اور کہین خود خداوند تعالیٰ ہی نے کہا ہے کہ مین پچھتاتا ہون اور پندرہوین جگہہ پر کتاب یرمیاہ باب ۱۵- آیت ۶ مین ہے خدا فرماتا ہے کہ مین پچھتاتے پچھتاتے تھک گیا- پس پچھتانا اور تھکنا خداوند تعالیٰ کی نسبت تسلیم کیا جائے تو یہہ تینون صفتین کے برخلاف ہے یعنے علم وقدرت اور بے نیازی کے برخلاف ہے پادری صاحب نے فرمایا کہ ہماری تفسیرون مین پچھتانے کے معنے ناراضی کے ہین یعنے خداوند تعالیٰ گنہگارون سے اونکے گناہون کے سبب ناراض ہوا مولوی صاحب نے فرمایا ناراض ہونے اور پچھتانے مین بڑا فرق ہے یہہ تفسیر اصل کے مخالف ہے- پادری صاحب نے فرمایا کہ اصل لفظ جو عبرانی ہے اوسکے معنے یہی ہین کہ خداوند تعالیٰ

گہنگارون سے ناراض ہوا یہہ مترجم کی غلطی ہے کہ اوسنے پچھتانے کے معنے لکھے ہین۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ لغات عبرانی جو دیکھا گیا ہے تو اس لفظ کے معنے پچھتانیکے لکھے ہین اور یہودی لوگ بھی اس لفظ کے یہہ ہی معنے بیان کرتے ہین۔ پادری صاحب نے اوس وقت زبان زوری کو کام فرماکر کہا کہ یہود کیا جانین۔

پادری صاحب کی اس زبان زوری پر جو منصف مزاج لوگ تھے نہایت تعجب کرتے تھے اسلئے کہ یہودی لوگ جوکہ توریت کے عالم ہین اور عیسائیون کو بھی توریت اُنہین کے ہاتھ سے پہونچی اور عبرانی زبان بھی عیسایون کو یہودیون ہی سے حاصل ہوئی ہے سو یہودی توریت کو نہ جانین اور پادری پورن چند صاحب جو چند مدت سے اپنا ہندوی مذہب کو چھوڑ کر عیسائی ہوے توریت کو خوب سمجھہ گئے پر جاننا چاہئے کہ بعضے پادری جو استعداد علمی مین کم ہین وہ زبان زوری کو بہت کام مین لاتے ہین اور زبان زوری ہی کے ذریعہ کم سخن لوگون پر غالب آتے ہین۔ الغرض مولوی صاحب نے فرمایا کہ لغات عبرانی کو ملاحظہ فرمائیے کہ اوسکے یہہ ہی معنے ہین۔ پادری صاحب نے کہا کہ آپ ہماری تفسیر کو کیون نہین مانتے مولوی صاحب نے فرمایا کہ آپکی تفسیر تفسیر بالرائے ہے کہ وہ قابل تسلیم نہین ہان کوئی تفسیر مقدس لوگون کے قول سے مثل متی و یوحنا وغیرہ یا کوئی تفسیر انبیا و اولیا بنی اسرائیل کے اقوال سے باسناد متصل پیش کیجئے تو وہ قابل تسلیم ہوگی پادری صاحب نے کہا کہ ہم اہل کتاب ہین جو کچھ کہ ہم کتاب اللہ کی تفسیر کرین آپکو ماننے ہوگی۔ مولوی صاحب نے پھر یہہ ہی فرمایا کہ ہم متقدسین کی تفسیر مانینگے نہ آپکی کہ جو تفسیر بالرائے ہے۔ پادری صاحب نے کہا کہ کتاب اللہ کے مطلب کو عقل سے سونچکر اور سمجھ کر اوسکی تفسیر کرنا کیا قباحت ہے۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہم دیکھتے ہین کہ عقلین مختلف ہین اگر صرف عقل ہی سے تفسیر کیجاوے تو جتنی عقلین اوتنی ہی تفسیرین ہونگی پس اون مختلف تفاسیرون مین کسکو صحیح جانین اور کسکو غلط۔ پادری صاحب نے کہا کہ جو عقل سلیم کی رو سے کتاب اللہ کی تفسیر کرے اوسے صحیح جاننا چاہئے۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ دنیا مین ہر شخص کو اپنی نسبت عقل سلیم کا دعوے ہے پس کوئی قاعدہ ایسا مقرر ہونا چاہئے کہ جس سے عقل سلیم اور عقل سقیم کی شناخت ہو تو اوسی قاعدہ کی رو سے ہر ایک مفسر کی کلام کو جانچا جاویگا۔ پس بموجب قاعدہ مقررہ کے جسکی عقل سلیم پاوینگے اوسکی تفسیر کو مانینگے۔ اور جسکی عقل خلاف اوسکی پاوینگے اوسکی تفسیر نہ مانینگے۔ پس اب کوئی قاعدہ برائے امتحان عقل سلیم ارشاد فرمائیے۔ پادری صاحب نے کہا کہ آپ تو فلسفی گفتگو کرتے ہو مجھے علم فلسفہ مین کچھہ دخل نہین۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ آپنے نقلی دلیل سے تجاوز کرکے عقلی پیش کی تب فدوی نے بھی عقلی گفتگو کی آپ نقلی تفسیر جو مقدسین لوگون کی کہی ہوئی ہو باسناد متصل پیش کیجئے کہ اوسمین آیات مذکور کے معنے جو کچھہ کہ لکھے ہونگے مانین جاوینگے۔ پادری صاحب نے کہا کہ ہم بھی آپکی تفسیر کی کوئی روایت نہ سنینگے۔

مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہمارے ہان کی تفسیرون مین اور آپکی یہان کی تفسیرون مین بڑا فرق ہے کہ ہمارے ہان مفسر قرآن اپنی اپنی تفسیرون مین متقدمین یعنے آنحضرت کے اصحاب کا

کے اقوال پر آیت کی تفسیر مین نقل کرتے ہین اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ صحابی کہ جو اکثر حضرت کے پاس رہتے تھے آنحضرت سے قرآن کے مطلب کو خوب سمجھہ لیتے تھے پس ہماری تفسیر کی وہ روایتین کہ حدیث سے یا اقوال صحابی سے ثابت ہین قابل تسلیم ہین - پس ایک تفسیر ہمارے قرآن شریف کی تفسیر عباسی مشہور ہے کہ حضرت محمد صلعم کے چچازاد بہائی حضرت عبد اللہ ابن عباس کی تصنیف ہی قابل تسلیم ہے کیونکہ عبد اللہ بن عباس نے کچھہ اپنی رائے سے تفسیر نہین کی بلکہ حضرت محمد صلعم سے تمام قرآن کو خوب سمجھہ کر اوسکی تفسیر کی ہے - پس ایسے ہی ہم آپ سے چاہتے ہین کہ حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ کے شاگردون نے اپنے اپنے اوستادون سے سمجھہ بوجھہ کر کچھہ تفسیر کی ہو وہ پیش کیجئے وہ مانی جائیگی - الغرض پادری صاحب کے پاس کوئی ایسی تفسیر نہ تھی جو وہ پیش کرتے لاچار ہوکر کہنے لگے کہ اب ہمارے کھانا کھانے کا وقت آگیا ہے جلسہ آیندہ مین لغات دیکھکر اس لفظ کا تصفیہ ہو جائیگا - پر اب کے جلسہ ہمارے مکان پر ہو آپ لوگ ہمارے مکان پر آئین - مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہم بسر و چشم آپکے مکان پر آئینگے اولاً تو وقت جلسہ کا بعد دو پہر کے ۲ گہنٹہ بجے سے ۵ بجے تک ہو دوسرے یہہ لوگ حاضرین جلسہ بھی آپ کے مکان پر آوینگے انکے واسطے بھی جگہہ ہونی چاہیئے - پادری صاحب نے کہا کہ وقت کی بابت ہم تمکو بذریعہ خط اطلاع دینگے اور ان لوگون کو بھی جگہہ ملیگی بلکہ اپنے جو چند زیادہ آدمی آوینگے تو اونکو بھی جگہہ ملیگی پس یہہ وعدہ کرکے پادری صاحب اور بابو صاحب بعد جتنے عیسائی حاضرین جلسہ تھے بخوشی تمام خندہ پیشانی ہاتھہ ملاکر رخصت ہوے - باقی آیندہ -

اشتہار جریدۂ نمایش کلکتہ -

جو نمایش عنقریب ۴ دسمبر ۱۸۸۳ع کو کلکتہ مین بصدارت و رونق افروزی حضور ویسرا بہادر فرمانروائے ہند کھلے گی اور کچھ مدت تک کھلی رہیگی خاص اُسکے متعلق یہہ اخبار جسکا نام جریدۂ نمایش ہے غرۂ نومبر ۱۸۸۳ع سے جاری ہوا اور اخیر فروری ۱۸۸۴ع تک برابر جاری رہیگا ہفتے مین دو بار دوشنبہ و پنجشنبہ کو شایع ہوتا ہے - قیمت اسکی عام شایقین سے کلہم عا ہے اور روسا و والیان ملک سے بقدر قدردانی - اس تقریب نمایش مین بہت سی کمپنیان تھیٹر وغیرہ کی آنیوالی ہین اس اخبار مین اونکا حال بھی مفصلاً چھپے گا - مکان نمایش مین جو خاص خاص جشن اور تماشے ہونگے اور زمانہ نمایش مین جو ہندوستانی روسا یہان تشریف لاوینگے اونکے حالات تفصیلی درج ہونگے یہہ اخبار زمانۂ نمایش مین کلکتے کے کل شاہی دربارون کا حال لکھیگا شہر والون کے لئے دیکھنے کے قابل جو چیزین ہونگی انکی طرف توجہ دلائیگا - باہر والونکو گہر بیٹھے نمایش سیر کرائیگا اور جو نمایش مین جانیوالے ہونگے انکو ضروری ہدایت و رہبری کریگا خلاصہ یہہ کہ کوئی ضروری مضمون نمایش کے متعلق ایسا نہوگا جو اس اخبار مین مذکور نہو - خاص نامہ نگار اڈیٹر و مترجم اس اخبار کے لایق لوگ ہین - خریداران بیرونجات سے محصول ڈاک کے بابت عہ ۱۲/ علاوہ قیمت اخبار کی لیا جائیگا - ایک پرچہ کے خریدار سے ایک آنہ لیا جائیگا -

المشتہر فرید النبی محمد

پروپرایٹر جریدۂ نمایش نمبر ۱۵ کلنگہ فرسٹ لین کلکتہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد غریب کے اہتمام سے چھپا -